سندس نوشاد
(346)

M T W T F S

DATE: 25/8/23

حضورؐ بطور سفارت کار :- (س)

حضرت محمدؐ سب سے بڑے سفارت کار تھے اور آپؐ اسلام کی تبلیغ کے دوران مختلف قسم کی سفارت کاری میں مصروف رہے اور ان کو رواج دیا۔ آپؐ نے قبائلی سرداروں اور غیر ملکی سربراہوں سے سفارت کاری کے ذریعے روابط قائم کیے۔ ان کو خطوط لکھے سفرا بھیجے اور امن کی طرف بلایا۔ بعض جگہوں پر تو آپؐ نے خود بنفس نفیس تشریف لے گئے مثلاً طائف میں آپؐ نے خود جا کر وہاں کے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی۔ آپؐ نے نہ صرف عرب کے اندر مختلف سربراہوں کو خطوط ارسال کیے بلکہ جزیرۃ العرب کے باہر بھی سفرا کے ذریعے ایسے حکمرانوں سے روابط قائم کیے جیسے کہ نجاشی شاہ حبشہ، کسریٰ ایران، قیصر روم وغیرہ۔ اسی طرح آپؐ جب مدینہ پہنچے تو وہاں اوس و خزرج کے درمیان صلح کروائی ان کو انصار میں یکجا کر دیا اور انصار مدینہ اور مہاجرین مکہ کے مابین اخوت کا رشتہ قائم کروایا۔

میثاق مدینہ :-

میثاق مدینہ ایک بے مثال عہد نامہ ہے اس عہد نامے کے ذریعے یہود کو اسلامی ریاست کے اندر شامل کیا اور اپنی سیاسی قیادت تسلیم کروائی اور وجود باہمی کو رواج دیا۔ آپؐ نے ایسے معاہدے کیے جیسے کہ

- بیعت عقبہ الاولیٰ و ثانیہ
- بیعت رضوان
- صلح حدیبیہ وغیرہ

M T W T F S DATE:

مہر مبارک:

آپ بطور سفارتکار ایک مہر بھی استعمال کرتے تھے جو کہ چاندی سے بنی ہوئی تھی۔ جو خطوط پر ثبت کر دی جاتی تھی۔ جس پر یہ الفاظ لکھے تھے

اللہ
رسول
محمد

آپ نے زندگی میں درج ذیل سفارتکارانہ سرگرمیوں میں حصہ لیا۔

خلف الفضول:

(ذوالقعدہ 37 قبل ہجری 586ء)

معاہدہ خلف الفضول

سرزمین عرب بالخصوص مکے کی ریاست میں عرب تاریخ میں پہلی مرتبہ قیام امن، بنیادی انسانی حقوق بطور خاص مظلوموں اور بے کسوں کی دادرسی کا پہلا تاریخ ساز معاہدہ ہے جس میں شریک ہونے والے رضاکار متحدہ طور سے اپنے شہر (مکے) میں ظالموں کا ہاتھ روکتے اور مظلوموں کو ان کا حق دلاتے تھے۔

خلف الفضول کے اسباب:

اس معاہدے کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ زبید کا ایک آدمی سامان لے کر مکہ آیا اور عاص بن وائل نے اس سے سامان خریدا لیکن اس کا حق روک لیا اس نے حلیف قبائل عبدالدار، مخزوم، جمح، سہم اور عدی سے مدد کی درخواست کی مگر کسی نے توجہ نہ دی۔ اس کے بعد اس نے جبل ابو قبیس پر چڑھ کر بلند آواز سے چند اشعار پڑھے جن میں اپنی داستان

M T W T F S   DATE: ____________

مظلومیت بیان کی ۔

اشعار کا ترجمہ

1) اے فہر کی اولاد اس مظلوم کی فریاد سنو
جس کا مال و متاع شہر مکہ میں ظلماً چھین لیا گیا ہے
وہ غریب الدیار (مسافر) ہے اپنے وطن سے دور
اپنے مددگاروں سے دور ۔

2) وہ ابھی احرام کی حالت میں ہے
اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں
اسلئے ابھی عمرہ بھی ادا نہیں کیا
اے مکہ کے سردارو!
میری فریاد سنو ۔ مجھ پر حطیم
اور حجرہ اسود کے درمیان ظلم کیا گیا ہے ۔

3) عزت و حرمت تو اسکی ہے جس کی شرافت
کامل ہو۔ جو فاجر ہو اور دھوکے باز ہو
اس کے کیا اس کی تو کوئی حرمت نہیں ۔

اس پر زبیر بن عبدالمطلب نے دوڑ دھوپ کی اور
کہا کہ یہ شخص بے یار و مددگار کیوں ہے؟ ان کی
کوشش سے بنی ہاشم، بنی مطلب، بنی اسد بن عبدالعزی [illegible]
جمع ہوئے اور بولے آپ اس نیک اور انسان
دوست معاہدہ میں شریک ہوئے ۔ حلف الفضول
کا اہتمام جن قبائل بنی ہاشم، بنی مطلب، بنی
اسد بن عبدالعزی، بنی زہرہ بن کلاب اور بنی
تیم بن مرہ نے کیا۔ انہوں نے آپس میں عہد
و پیمان کیا تھا کہ مکہ میں جو بھی مظلوم نظر آئے گا

خواہ وہ مکہ کا رہنے والا ہو یا کہیں اور کا ہو اس کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوں گے اور اس کا حق دلوا کر رہیں گے۔ اس اجتماع میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔

ہجرت حبشہ (615-617)

مسلمانوں اور ان کے سردار محسنِ دو عالم ﷺ کو جب کفار سے تکالیف پہنچتی رہیں اور آئے دن بڑھائی گئیں کہ ان تکالیف میں اضافہ ہوتا رہا۔ تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رض کو ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ آپ ﷺ نے دو دفعہ صحابہ کرام رض کو اجازت دی کہ وہ حبشہ ہجرت کر جائیں۔ آپ ﷺ نے نجاشی شاہ حبشہ کو خط لکھا کہ وہ مسلمانوں کا احترام و تعاون کرے۔ اس نے مسلمانوں کو خاص طور پر امان دی اور قریش کو واپس لوٹا دیا۔ یوں آپ ﷺ کی سفارت کاری کی یہ کوشش کامیاب ہو گئی۔

سفر طائف (619)

طائف مکہ سے تقریباً 60 میل دور واقع ہے۔ مشرکین مکہ کی بے جا مخالفت اور ضد و حماقت کی وجہ سے آپ ﷺ نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز طائف کو بنانا چاہا۔ آپ ﷺ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنے ہمراہ لے کر طائف تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے طائف کے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے نہ صرف گستاخانہ جواب دیئے بلکہ اوباش لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ انہوں نے آپ پر پتھر پھینکے آپ ﷺ کی مبارک ٹانگوں میں زخم آئے اور جوتے خون سے لت پت ہو گئے۔ حضرت زید رض کو بھی چوٹیں آئیں۔ آخر شہر کے چند آدمیوں نے آپ ﷺ کو اس ایذا رسانی سے نجات دلائی اور آپ ﷺ کو اپنی حفاظت میں ایک باغ میں چھوڑ آئے۔ وہاں جبرائیل امین

آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا
آپ ہم کو حکم دیں تو ہم پہاڑ طائف والوں کے اوپر گرا دیں
لیکن آپ رحمۃ للعالمین نے جواب دیا نہیں مجھے
امید ہے کہ ان کی اولاد میں سے اہل ایمان ضرور ہوں
گے۔ یہ آپ نے بنفس نفیس سفیر اسلام بن کر
طائف والوں کو دعوت اسلام دی مگر انہوں نے
قبول نہ کیا۔ تاہم بعد ازاں عام الوفود میں اہل
طائف نے اسلام قبول کیا۔ وفود بھی سفارت کاری
کا اہم ذریعہ تھا۔

۱۔ یثرب (مدینۃ النبی ﷺ)

مکہ مکرمہ سے تین سو (300) میل دور ایک شہر ہے جس کا نام یثرب تھا جو بعد میں مدینۃ النبی ﷺ اور مختصراً مدینہ ہوا۔ مدینہ کی آبادی دو بڑے گروہوں پر مشتمل تھی۔

1) اوس و خزرج
2) بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ پر مشتمل یہود

۲۔ نبوت کے دسویں سال:

نبوت کے 10 سال ایک شب منیٰ کے قریب ایک بازار کی اطراف (عقبہ) سے آپ گزرے تو آپ کی ملاقات مدینہ سے آئے ہوئے سات زائرین (حاجیوں) سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور کہا کہ ہم مدینہ جا کر دوسروں کو بھی اسلام کی دعوت دیں گے۔ اس سال ساتوں ... نے مدینہ پہنچ کر دوسروں کو بھی اسلام کی دعوت دی۔ چنانچہ اگلے سال 11 نبوی میں دو بیعت العقبہ کے لئے آئے تو بارہ مسلمان ان کے ساتھ تھے

بیعت عقبہ اولیٰ:

ان بارہ اصحاب نے حضورؐ سے ان کے دستِ مبارک پر بیعت کی اس بیعت کو بیعت عقبہ اولیٰ کہتے ہیں۔

بیعت کی شرائط:

* صرف اللہ کی عبادت کریں گے شرک نہیں کریں گے۔
* چوری نہیں کریں گے۔
* زنا نہیں کریں گے۔
* اولاد کو قتل نہیں کریں گے۔
* تہمت نہیں لگائیں گے۔
* حضورؐ کی نافرمانی نہیں کریں گے۔

ان اصحاب کی فرمائش پر آپؐ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ اور حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ کو ان کے ہمراہ بھیجا تاکہ مدینہ میں جا کر وہاں کو قرآن کی : تعلیم دیں اور اسلام کی دعوت دیں۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ جب تلاوت فرماتے تو سننے والوں کی تاثیر اتر جاتی۔ چنانچہ اوس کے سردار سعد بن معاذؓ اور خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ سمیت بہت سے لوگ اسلام لے آئیں۔

بیعت عقبہ ثانیہ:

۱۲ نبوی میں حج کے موقع پر مدینہ سے 73 مرد اور دو عورتیں حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ساتھ آئیں انہوں نے آپؐ سے عقبہ کے مقام پر بیعت کی جسے بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں۔ انہوں نے حضورؐ

کو مدینہ کی طرف ہجرت کی دعوت دی اس بیعت
میں حضورؐ نے ان سے یہ عہد لیا کہ جس طرح وہ اپنی
جانوں، عورتوں اور اپنے بچوں کی حفاظت کرتے ہیں
اسی طرح حضورؐ کی حفاظت بھی کریں گے۔ ایک
انصاری نے حضورؐ سے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ
کو کامیاب کر دیں تو آپ ہمیں چھوڑ کر واپس
مکہ تو نہیں آ جائیں گے۔ تو آپؐ نے فرمایا!

میں تمہارا ہوں اور تم میرے ہو۔ تم میں سے جس
سے تم نے صلح کر لی اس سے صلح کروں گا اور تم نے
جس سے جنگ کی اس سے جنگ کروں گا۔

اسی لئے بیعت عقبہ ثانیہ کو بیعت الحرب
یعنی جنگ کی بیعت بھی کہتے ہیں۔ یوں اس
سفارتکاری کے ذریعے آپؐ نے اہل مدینہ کو اپنا
ہم پلہ بنا دیا۔